فرانسیسی ناول "تائیس" کا فکری تجزیہ

محمد ناصر آفریدی☆
ڈاکٹر تحسین بی بی ☆☆

Analiysi's of theme of French Novel "Taies"

Abstract:
Literature interprets life. Literature is considered is the greatest source since the dawn of civilization. Human experiences have been the subject of the writers across the globe. In this context the French literature has also played its role and it has practiced with all the major genres of the literature. Ta'aees is the worth mentioning novel which is enriched with religious, spiritual, civilization, historical incidents, romanticism and there is sufficient discussion on metaphysics and philosophy. This novel carries a great historical significance and it is full of elements of Islam and Christianity anecdotes. The article sheds light on this enriched debate on the vast variety of subjects which have been depicted by the writer.

Key words:
French Novel. Taa'es social and wiston, cal, perspective, situation, technique of Novel.

کلیدی الفاظ:

فرانسوی الفاظ، تائیس، موضوعاتی مطالعہ، سماجی اور تاریخی تناظر، مذہبی صورتِ حال، تکنیکی تنوع۔

ادب زندگی کا ترجمان ہے انسانی تہذیب و تمدن میں آغاز ہی سے ادب کی تخلیق ایک اہم کارنامہ شمار کی جاتی رہی ہے۔ادب میں زندگی سے متعلقہ منتخب تجربات کا جمالیاتی اظہار اور عصری شعور کی رو بھرپور طریقے سے بیان ہوئی ہے وہ ادب مغربی ممالک یا مشرقی ممالک میں پنپتا ہو اس کی عکاسی ادیبوں نے کھل کر کی ہے جس کی واضح مثال فرانسیسی ادب کی ہے جس میں ادب کی ہر صنف کو موضوعِ اظہار بنایا گیا ہے۔ فرانسیسی ادب آغاز سے ہی انتہائی متنوع رہا ہے۔ ہر عہد میں اس کے شعرااور ادبا اپنے ادب کو نئی سمتوں سے ہمکنار کرنے کے لیے کوشاں رہے۔ اکثر

☆ اسکالر پی ایچ ڈی شعبہ اردو، سرحد یونیورسٹی آف ٹکنالوجی پشاور
☆☆ صدر شعبہ اردو، ویمن یونی ورسٹی صوابی

تحریریں فرانسیسی ادب سے ہی شروع ہوئی ہیں اور ان کے اثرات انگریزی پر لازماً قائم ہوتے ہیں۔ بیسویں صدی کی ادبی تحریکیں زیادہ تر فرانسیسی ادب ہی کا حصہ ہیں اور اسی طرح فرانسیسی ادبی تحریکات بھی مختلف زبانوں میں تبدیلی کا شکار ہونے کے باوجود قائم ودائم رہی ہیں۔ بیسویں صدی کی اہم ادبی تحریکوں میں علامت نگاری کی تحریک فرانس ہی سے شروع ہوئی اور پھر اس کے خدوخال مختلف زبانوں میں مختلف ہوتے رہے۔ فرانسیسی بنیادیں بہر حال قائم رہیں اور آج بھی بہت سی ادبی تبدیلیوں کے لئے فرانسیسی سے لوگ رشتہ قائم رکھتے ہیں۔

فرانس کی تاریخ میں ایک وقت ایسا بھی آیا جسے ادب کے حوالے سے منفی بھی کہا جاسکتا ہے یعنی اینٹی لیٹریچر پر زور دیا جانے لگا۔ گویا ایک طرح کی نئی تحریک سامنے آئی۔ یہ تحریک اپنے ساتھ عمومی طور پر ادب کے لیے نئے خدوخال لائی۔ اس موقع پر نئے طرز کے ناول لکھے جانے لگے۔

اٹھارویں وانیسویں صدی میں فرانسوی ادب میں بیش بہا اضافہ ہوا اور نثر میں ناول کی صنف میں بھی ترقی ہوئی اس دور کے اہم ناول نگاروں میں ننھی لی سروت، فلپ سولرس، سائیسر، کلاوڈ لیوی اسٹراس، دریدا، ہ سرل، ژاک لاکاں اور اناطول فرانس وغیرہ شامل ہیں۔ اناطول فرانس انیسویں صدی کے وسط سے قبل یعنی ۱۸۴۴ء میں پیدا ہوا۔ آپ کا اصلی اور قلمی دونوں نام "اناطول فرانس" ہی تھا۔

اناطول فرانس کی پہلی تصنیف ۱۸۶۸ء میں علمی دُنیا سے روشناس ہوئی۔ لیکن اس کی تصنیف و تالیف کی اصلی بہار انیسویں صدی کے آخری تیس برس کے ساتھ وابستہ ہے اور ناول "تائیس" کی تخلیق بھی اناطول فرانس کے اسی حصے کی عمر سے تعلق رکھتی ہے۔

اناطول فرانس کی ذہانت حد درجہ کمال کی تھی۔ اناطول فرانس کا ذہن زماں و مکاں کی قید سے آزاد تھا۔ اس میں زماں و مکاں کی تعبیروں کو توڑ کر عالمِ خیال کے دور دراز اطراف کی سیر کرنے کی جستجو کا مادہ پایا جاتا تھا اور اس دنیا کا کوئی بھی کونہ اسے اجنبی معلوم نہیں ہوتا تھا۔ اناطول جس آسانی سے اپنی وسیع معلومات کو اپنی تحریروں میں استعمال کرتا تھا اس کی مثال دُنیا میں اور ادبیاتِ عالم میں بہت کم ملتی ہے۔

اس ناول کا ترجمہ اُردو زبان کے معروف ناول نگار، افسانہ نگار، ڈرامانویس، مترجم، انشاء پرداز، مورخ اور عنایت اللہ دہلوی نے "تائیس" کے نام سے ۲۰۱۰ء میں شائع کیا اور ترجمہ کرتے وقت ترجمہ کے اصولوں کو مدِ نظر رکھ کر ترجمہ کیا اور ادب میں ایک بلند مقام و مرتبہ حاصل کیا۔

عنایت اللہ دہلوی کو سب سے زیادہ اور اہم مقام ترجمہ نگاری میں حاصل ہے۔ عنات اللہ دہلوی نے متعدد کتابوں کا ترجمہ کر کے ادبی دُنیا میں اعلا مقام اور شہرت حاصل کی ہے اور بہت سی کتابوں کا ترجمہ کیا ہے۔ مثلاً میکبـ تھ، شاہ لیر، اور انطانی کلو پطرہ جو شیکسپیئر کے ڈرامے ہیں ان کا ترجمہ کیا ہے۔ فلابیر کے ناول " سلامبو" اناطول فرانس کے ناول" تائیس" کا بھی ترجمہ کیا ہے۔ عنایت اللہ دہلوی نے ہر قسم کے خیالات کو اردو زبان کے قالب میں ڈھالنے میں جس قدر کامیابی حاصل کی ہے وہ کسی اور فردِ واحد کو نصیب نہیں ہوئی۔ بقول آندرے لیفیور:

ترجمہ کسی اور دنیا پر کھلنے والی کھڑکی نہیں ہے، نہ اس کے بارے میں عقیدت مندی کا ایسا کوئی عامیانہ بیان سجتا ہے۔ بلکہ ترجمہ ایسا راستہ ہے جیسے کس قدر ہچکچاہٹ سے غیر ملکی اثرات کے لیے کھولا جا تا ہے۔ کہ وہ دیسی ثقافت میں دخل ہو سکیں، اسے للکارا سکیں۔ [۲]

ناول" تائیس" ۲۰۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ مقدمہ اور تلمیحات کے ساتھ اس ناول کے کل چھ حصے ہیں مثلاً مقدمہ، دریائے نیل کا پھُول، قطب البروی، ضیافت، فرفیون، تلمیحات، اور ناول کا مقدمہ "محمد سعید" نے لکھا ہے۔ اس ناول کو ایک زمانے میں رومن کیتھولک کلیسا نے ممنوع قرار دیا تھا اور اس پر پابندی لگا دی گئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود بھی اناطول فرانس جو اس ناول کے اصل مصنف تھے اُس نے ہمت نہ ہاری اور تحمل سے کام لیا اور آہستہ آہستہ اس ناول کی اہمیت اور قدر و قیمت بڑھتی گئی اور ۱۹۲۱ء کو اس ناول کو نوبل انعام دیا گیا اور اس وجہ سے اناطول فرانس کی شہرت میں اور بھی اضافہ ہوتا گیا۔

اس ناول کا موضوع زیادہ تر تاریخی، نفسیاتی، فلسفیانہ پہلو، اور متصوفانہ و مذہبی پہلوؤں پر مشتمل نظر آتا ہے۔ موضوعاتی حوالے سے اس ناول میں ماضی پرستی کا اور تاریخیت کا پرچار بھی ملتا ہے اور یہ ناول ایک کرداری ناول بھی ہے اس ناول میں کرداروں کی بھرمار ہے۔ اس ناول نے تاریخی حوالے سے علمی و ادبی دنیا میں خاصی ہلچل مچائی ہے۔

ناول تائیس میں فرانس کے معاشرے کی عکاسی کی گئی ہے۔ لیکن اس ناول میں فرانس کے علاوہ دوسرے ممالک کے ادب کی عکاسی بھی ملتی ہے۔ جس وقت یہ ناول تخلیق ہوا تو اُس وقت فرانس میں مادہ پرستی کا عنصر نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ فرانسوی ادیب دوسرے ممالک کے ادب کو اس لیے اپنے ادب میں شامل کرتے تھے۔ تا کہ فرانسیسی ادب میں رنگینی پیدا ہو۔

ناول تائیس پر غور کیا جائے تو اس میں تشدد اور ظلم کا عنصر نظر آتا ہے۔ امیر اور غریب طبقے کی کشمکش بھی اس ناول میں واضح طور پر ملتی ہے۔ اس ناول میں باقاعدہ طور پر مذہب کے حوالے سے بھی بہت سے رجحانات ملتے ہیں جن میں خیر و شر اور نیکی و بدی کے تصورات بہت زیادہ

نظر آتے ہیں۔ اس ناول میں زیادہ تر عیسائیت مسلک کی عکاسی کی گئی ہے۔ ایک جگہ پر اس کی توضیح یوں کی گئی ہے:

آسمان کے میوے صرف انہی کو چکھنے کو ملتے ہیں جنہیں مسیح کے نام سے اصطباغ دیا گیا ہو۔[۳]

اس ناول میں کچھ لوگ مذہب کو خود پر غالب کر کے اپنے اوپر اس کی وجہ سے بہت سختی کرتے ہیں، خود کو مارتے ہیں اور کئی دنوں تک کھانا بھی نہیں کھاتے یہاں تک کہ سخت قسم کے روزے رکھ کے خود کو سزا دیتے ہیں اور اس دوران وہ زروفے کا ساگ اور نمک کو بطور طعام استعمال کرتے ہیں۔ یہاں پر دوسری طرف ایک مخالف کردار بھی دکھائی دیتا ہے جو کسی بھی مذہب کو نہیں مانتا۔ اس مخالف کردار کا نام "تیموکلمیس" ہے۔ جو کسی بھی مذہب کو ماننے سے انکاری ہوتا ہے جبکہ اس کو احمس عیسائی مسلک کی طرف راغب کرتی ہے:

احمس اسی طرح اس لڑکی کو ایک سال تک عیسائی مذہب کی تلقین کرتا رہا۔ یہاں تک کہ عید فسح کا زمانہ آیا۔ اس عید میں عیسائی سات دن تک بڑی خوشیاں کرتے تھے۔[۴]

ناول "تائیس" میں تلمیحات کا تذکرہ بھی زیادہ ملتا ہے بقول حمید اللہ ہاشمی:

تلمیح کسی مستند واقعہ کی طرف یا کسی ایسی چیز کی طرف جو کتب متداولہ میں مذکور ہو اشارہ کرنا۔[۵]

ناول میں موجود بعض کرداروں کے نام ایسے ہیں جو تلمیحات کے ذیل میں آتے ہیں اور بعض اہم واقعات کی طرف بھی اس ناول میں اشارے ملتے ہیں۔ مثلاً:

ناول "تائیس" میں مقدمہ کے بعد پہلے حصے یعنی "دریائے نیل کا پھُول" میں حضرت آدمؑ کے ذکر کی طرف اشارہ ہے جب آپ کو جنت سے نکالا گیا تھا۔ اس کے علاوہ "پولی سیز" ناول میں موجود ایک ضمنی کردار ہے اس کردار کو بطور تلمیح کے ناول میں شامل کیا گیا ہے، مثلاً پولی سیز یونان کے علاقہ ایتھیکا کے بادشاہ "لیارتیوس" کا بیٹا تھا۔ اور یونان میں اسے دیوتا مانا گیا۔ اسی طرح تروجہ کی بادشاہت اور اس عہد کے واقعات وحالات کا تذکرہ کیا گیا ہے:

ہکوبہ۔ تروجہ کے بادشاہ پریام کی ملکہ تھی۔ کثیر الاولاد تھی جنگ تروجہ کے زمانے میں اور اس کے بعد اس کی بہت سی اولاد قتل ہو گئی۔ بڑی مصیبت زدہ ملکہ تھی۔[۶]

اکلیز اور اگامنن بھی اس ناول میں ضمنی کردار ہیں۔ اور یہ کردار بھی تلمیح کے طور پر ناول میں شامل ہیں، مثلاً۔

اکلیز یونان کے ایک شہر "فتھیا" کا بادشاہ تھا۔ اور تروجہ کی لڑائی میں یونان کی طرف سے شریک ہوا تھا۔ اور "اگامنن" جزیرہ نمائے پیلوپونیس کے علاقہ آرگوس میں شہر میکینی کا بادشاہ تھا۔ اس ناول میں جو ضمنی کرداروں کا تاریخ کے ساتھ گہرا تعلق نظر آتا ہے۔ اسی طرح ناول "

تائیس" میں واقعاتی تلمیح کی واضح مثال ناول کے پہلے حصے "دریائے نیل کا پھول" میں موجود حضرت آدمؑ کا جنت سے نکالنے اور دنیا میں ان کی مشکلات و مسائل کا ذکر ہے۔ یہاں پر مصنف نے حضرت آدمؑ کی اولاد کا بھی ذکر کیا ہے:

قائن۔ توریت میں بیان ہوا ہے کہ حضرت آدمؑ و حوا کا پہلا فرزند قائن ہے۔ اس کے بعد حابیل پیدا ہوا۔[۷]

ناول "تائیس" میں تلمیحات کے ساتھ ساتھ تاریخیت کا گہرا شعور موجود ہے جس کے ذریعے بہت سے ممالک کے تاریخی واقعات و مقامات کو پیش کیا گیا ہے، جن میں مصر، شام، دمشق، ہندوستان، یونان فرانس، افریقہ، اطالیہ، اسکندریہ، ایتھنز وغیرہ کا ذکر موجود ہے۔

قلوپطرہ (قلبہ طرہ) مصر کے بطلیموسی بادشاہوں میں گیارویں بادشاہ بطلیموس اولیتیس کی سب سے بڑی بیٹی خوبصورتی اور ذہانت میں مشہور تھی۔[۸]

ناول "تائیس" میں مغربی تہذیب کے ساتھ ہی مشرقیت کا عنصر بھی غالب نظر آتا ہے۔ اگرچہ یہ ناول مغربی طرز پر لکھا گیا ہے لیکن اگر اس ناول کا پوری طرح جائزہ لیا جائے تو اس ناول میں بعض کردار اور بعض واقعات ایسے ہیں جو مشرقیت کی عکاسی کرتے ہیں مثلاً اس ناول میں ایک جگہ ہندو مت مذہب کا ذکر ملتا ہے۔ جو مشرق سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ناول کے مرکزی کردار "پفنوتوس" کا ستون پر بیٹھنا اور لوگوں کا اس کی عبادت کرنا اور اس سے دعائے خیر مانگنا، مافوق الفطرت عناصر وغیرہ پر یقین کرنا، مشرقیت کے عناصر سمجھے جاتے ہیں۔

ناول "تائیس" میں معاشرت کی عکاسی انتہائی خوبصورت انداز میں کی گئی ہے۔ ایک جگہ اناطول فرانس وہاں کی معاشرت لباس، رہن سہن کی عکاسی ان الفاظ میں کرتا ہے:

یہ سب لوگ ایک بہت نیچا کرتا پہنتے تھے جس کی پشت پر ایک رومال سا ہوتا تھا جس کو اُلٹ کر سر ڈھک لیتے۔[۹]

اسی طرح سے فرانس کے شہر اطالیہ کی معاشرت کی عکاسی سوزن بیسینٹ کچھ اس طرح کرتا ہے:

اطالیہ کے شہر لیگرن کی خواتین عام طور سے بے حد خوبصورت ہیں جو ہمارے لئے حیران کن تھا کیوں کہ ان کے مقابلے میں فرانس کے ملحقہ علاقے پر اوانس کی خواتین کی رنگت تقریباً گندمی ہوتی ہے۔ ان کے سروں پر پڑے سفید دوپٹے شانوں تک لٹکتے اور ان کو خوب سجتے، ان کے کانوں میں بڑے بڑے جھمکے لٹک رہے ہوتے تھے لیکن مرد بڑے نیک خصلت اور زیرک ہیں۔[۱۰]

ناول "تائیس" میں داستانوی رنگ اور مافوق الفطرت عناصر کی اعلیٰ ترین مثالیں موجود ہیں یعنی اس ناول میں دیووں پریوں، دیویوں وغیرہ کا ذکر کثرت سے موجود ہے مثلاً

جو دیوی سب سے زیادہ خوبصورت ہو گی اس کو یہ پھل دیا جائے گا۔ جب سیب پر یہ عبارت سب نے پڑھی تو تین بڑی حسین دیویوں میں جھگڑا ہوے لگا۔"[۱۱]

اسی طرح ایک اور مثال ملاحظہ کیجئے:

جونو۔ یہ رومانیوں کی دیوی تھی۔ یونانیوں میں اس کا نام ہیرا تھا۔ جس طرح مردوں کا نگہبان جو پیٹر دیوتا تھا۔ اسی طرح پیدائش سے لے کر موت تک عورتوں کی محافظ اور نگہبان جونو مانی جاتی تھی۔"[۱۲]

اس ناول میں رومانیت کا پہلو بھی صحیح معنوں میں ابھر کر سامنے آتا ہے جس کی اہم مثال پفنوتوس کا تائیس سے محبت کرنا اور اس کے عشق میں جنون و دیوانگی کی حد تک پہنچ جانا ہے۔

اناطول فرانس کے اسلوب کو "سہلِ ممتنع" کہا جاتا ہے۔ اناطول فرانس کی تخلیق کی سب سے بڑی اور دلکش خوبی اسلوبِ بیاں ہے اور اناطول فرانس کی تمام تصانیف میں یہ خوبی پائی جاتی ہے۔ اناطول فرانس کے اسلوب کا تجزیہ کرنا کوئی آسان کام نہیں بظاہر تو سادہ اور آسان معلوم ہوتا ہے لیکن اصل میں مشکل نظر آتا ہے۔ اناطول فرانس خود اس سادگی کی تعریف ان لفظوں میں کرتا ہے۔

سادہ اسلوب سفید روشنی کے مانند ہے یعنی یہ کہ وہ دراصل مرکب ہو لیکن بظاہر ایسا نہیں معلوم ہوتا۔ زباں کی خوشنما اور پسندیدہ سادگی محض ایک عمدہ نمود ہے جو مختلف نوع کے الفاظ کی عمدہ ترتیب اور ان کے استعمال میں کمالِ احتیاط سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔"[۱۳]

ناول "تائیس" میں نہ صرف فرانس کے معاشرے کی عکاسی کی گئی بلکہ فرانس کے علاوہ دوسرے ممالک کے ادب اور تہذیب و ثقافت کی گہری جھلک ملتی ہے۔ اس ناول میں لسانیاتی، جغرافیائی، مذہبی، تاریخی اور جمالیاتی رنگ ملتے ہیں اس ناول کا موضوع زیادہ تر سماجی، تاریخی، نفسیاتی، فلسفیانہ پہلو اور متصوفانہ و مذہبی پہلوؤں پر مشتمل نظر آتا ہے۔ یہ ناول ایک کرداری ناول بھی ہے اس ناول میں کرداروں کی بھرمار ہے۔ اس ناول نے تاریخی و فلسفیانہ حوالے سے علمی و ادبی دنیا میں خاصی ہلچل مچائی ہے۔ ۱۹۲۱ء میں جب اس ناول کو نوبل انعام سے نوازا گیا تو اس سے اناطول فرانس کی شہرت میں اور بھی اضافہ ہوتا گیا۔

حوالہ جات

۱۔ وہاب اشرفی، پروفیسر، تاریخ ادبیاتِ عالم (جلد ہفتم)، پورب اکادمی، اسلام آباد، طبع اول، جون، ۲۰۰۶ء، ص: ۳۱

۲۔ سوزن بیسنیٹ، تقابلی ادب: ایک تنقیدی جائزہ، پورب اکادمی، اسلام آباد، طبع اول، ۲۰۱۵ء، ص:: ۲۱۰

۳۔ اناطول فرانس، تائیس، (ترجمہ) از عنایت اللہ دہلوی، فکشن ھاوس، لاہور، پاکستان، ۲۰۱۰ء ص: ۵۸

۴۔ ایضاً، ص: ۵۹

۵۔ جوامع العلم، مجموعہ حدیث، دانیال پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۱ء، ص ۱۴۲

۶۔۔ اناطول فرانس، تائیس، (ترجمہ) عنایت اللہ دہلوی، ایضا، ص: ۱۹۲

۷۔ ایضاً، ص: ۲۰۲

۸۔ ایضاً، ص: ۱۹۲

۹۔ ایضاً، ص: ۱۳

۱۰۔ سوزن بیسنیٹ، تقابلی ادب: ایک تنقیدی جائزہ، ایضا، ص: ۱۲۳

۱۱۔ اناطول فرانس، تائیس، (ترجمہ) عنایت اللہ دہلوی، ایضاً، ص ۱۹۰

۱۲۔ ایضاً، ص: ۱۹۵

۱۳۔ ایضاً، ص: ۰۸